وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ف۲۲۳ اور ان سے مُردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَ

ان کے سامنے اُٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ف۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۲۲۵

لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿١١١﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے ہیں

شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں اور جنوں میں شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ف۲۲۷

الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾

دھوکے کو اور تمہارا ربّ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ف۲۲۸ تو انھیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ف۲۲۹

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ

اور اس لیے کہ اس ف۲۳۰ کی طرف ان کے دل جھکیں جنھیں آخرت پر ایمان نہیں اور اُسے پسند کریں

وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَ

اور گناہ کمائیں جو انھیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ف۲۳۱ اور جن کو ہم نے کتاب

الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ

دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے ف۲۳۲ تو اے سننے والے

مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ

تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اُس کی باتوں کا کوئی

لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ

بدلنے والا نہیں ف۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے

ف۲۲۳ شانِ نزول ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت استہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنھوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اٹھا لایئے ہم ان سے دریافت کرلیں کہ جو آپ فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھایئے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لایئے اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۲۴ وہ اہلِ شقاوت ہیں۔

ف۲۲۵ اس کی مشیّت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہلِ سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرف ہوتے ہیں۔

ف۲۲۶ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں (جمل ومدارک)

ف۲۲۷ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے کے لیے

ف۲۲۸ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے۔

ف۲۲۹ اللہ انھیں بدلہ دیگا رسوا کریگا اور آپ کی مدد فرمائے گا۔

ف۲۳۰ بناوٹ کی بات

ف۲۳۱ یعنی قرآن شریف جس میں امر ونہی وعدہ وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افترا کا بیان ہے۔
شانِ نزول سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجیے اُن کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۳۲ کیونکہ ان کے پاس اس کی دلیلیں ہیں۔

ف۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ حکم کا رد کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تغیر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف و تغییر سے محفوظ ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنیٰ یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے (تفسیر ابو السعود)

يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ

کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں ف۲۳۴ اور نری اٹکلیں

اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ

دوڑاتے ہیں ف۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا اس کی راہ سے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ

اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ف۲۳۶ اگر تم

كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمھیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس ف۲۳۷ پر اللہ کا نام

عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ف۲۳۸ مگر جب تمھیں اس سے مجبوری ہو

اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

ف۲۳۹ اور بیشک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بیشک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ

حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو

الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ

اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ف۲۴۰ اور وہ بیشک حکم عدولی ہے اور بیشک

الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ

ف۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ف۲۴۲ اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لیے

ف۲۳۴ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت وحق شناسی سے محروم ہیں۔

ف۲۳۵ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔

ف۲۳۶ یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انھوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔

ف۲۳۷ ذبیحہ

ف۲۳۸ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔

ف۲۳۹ تو عندالاضطرار قدر ضرورت روا ہے۔

ف۲۴۰ وقت ذبح نہ تحقیقًا نہ تقدیرًا خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں۔ لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقتِ ذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔

ف۲۴۱ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانو۔

ف۲۴۲ کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔

ف۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے، کیونکہ کفر قلوب کے لیے موت ہے، اور ایمان حیات۔

نُوۡرًا یَّمۡشِیۡ بِهٖ فِی النَّاسِ کَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیۡسَ

ایک نور کر دیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس جیسا ہو جائے گا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ ان

بِخَارِجٍ مِّنۡهَا ؕ کَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ

سے نکلنے والا نہیں۔ یونہی کافروں کی آنکھ میں ان کے اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور

کَذٰلِكَ جَعَلۡنَا فِیۡ کُلِّ قَرۡیَةٍ اَکٰبِرَ مُجۡرِمِیۡهَا لِیَمۡکُرُوۡا فِیۡهَا ؕ

اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کیے کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۲۴۷

وَمَا یَمۡکُرُوۡنَ اِلَّا بِاَنۡفُسِهِمۡ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتۡهُمۡ

اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور انھیں شعور نہیں ف۲۴۸ اور جب ان کے پاس

اٰیَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰی نُؤۡتٰی مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ

کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو

اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَیۡثُ یَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَیُصِیۡبُ الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا

ملا ف۲۴۹ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے ف۲۵۰ عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت

صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِیۡدٌۢ بِمَا کَانُوۡا یَمۡکُرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنۡ

پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا اور جسے

یُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ یَّهۡدِیَهٗ یَشۡرَحۡ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ ۚ وَمَنۡ یُّرِدۡ اَنۡ

اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے ف۲۵۱ اور جسے گمراہ

یُّضِلَّهٗ یَجۡعَلۡ صَدۡرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ

کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ خوب رُکا ہوا کر دیتا ہے ف۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ

کَذٰلِكَ یَجۡعَلُ اللّٰهُ الرِّجۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا

رہا ہے اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ف۲۵۳

صِرَاطُ رَبِّكَ مُسۡتَقِیۡمًا ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾

تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے ہم نے آیتیں مفصل بیان کر دیں نصیحت ماننے والوں کے لیے

ف۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے ف۲۴۵ اور بینائی حاصل کر کے راہِ حق کا امتیاز کر لیتا ہے ف۲۴۶ کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لیے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کی شانِ نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لیے شکار سے واپس آئے تو انھیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلیٰ (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انھوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بدعقل بتایا اس پر امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بدعقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نور باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور۔

وقف لازم جبرئیل علیہ السلام

ف۲۴۷ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

ف۲۴۸ کہ اس کا وبال انھیں پر پڑتا ہے۔

ف۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے شانِ نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۵۰ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ نبوت کے طلبگار تو حسد، مکر، بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں ف۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے ف۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائلِ توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے ف۲۵۳ دینِ اسلام۔

ف۲۵۴ ان کو بہکایا اور اغوا کیا ف۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا ف۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن آگیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی ف۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثنا اس قوم کی طرف راجع ہے جن کی نسبت علم الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے اپنے ربّ کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ

اور جس دن اُن سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جنّ کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر

الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا

لیے ف۲۵۴ اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے ربّ ہم میں ایک نے دوسرے

بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ

سے فائدہ اٹھایا ف۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی ف۲۵۶ فرمائیگا آگ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ

تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے ف۲۵۷ اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت و الا علم والا ہے۔ اور

نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع يٰمَعْشَرَ

یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ ان کے کیے کا ف۲۵۸ اے جنوں اور

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ

آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ

اور تمھیں یہ دن ف۲۵۹ دیکھنے سے ڈراتے ف۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ف۲۶۱ اور انھیں

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ف۲۶۲ یہ ف۲۶۳

اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ

اس لیے کہ تیرا ربّ بستیوں کو ف۲۶۴ ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ف۲۶۵ اور

لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ

ہر ایک کے لیے ف۲۶۶ ان کے کاموں کے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں اور اے محبوب

ف۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے بُرائی چاہتا ہے تو بروں کو اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انھیں چاہیئے کہ ظلم ترک کریں۔

ف۲۵۹ یعنی روز قیامت۔

ف۲۶۰ اور عذاب الٰہی کا خوف دلاتے۔

ف۲۶۱ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول ان کے پاس آئے اور انھوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے ان کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفّار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جب کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے شرک و کُفر کی شہادتیں دیں گے۔

۱۵ ع ۸ ۲

ف۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے۔ جب کفّار مؤمنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھینگے تو اپنے کفر و شرک سے مُنکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے۔ یہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ یعنی خدا کی قسم ہم مُشرک نہ تھے اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگادی جائیں گی اور ان کے اعضاء ان کے شرک و کفر کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا۔ وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ۔

ف۲۶۳ یعنی رسولوں کی بعثت۔

ف۲۶۴ ان کی معصیت اور

ف۲۶۵ بلکہ رسُول بھیجے جاتے ہیں وہ انھیں ہدایتیں فرماتے ہیں۔ حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی سرکشی کرتے ہیں۔ تب ہلاک کیے جاتے ہیں۔

ف۲۶۶ خواہ وہ نیک ہوں یا بد نیکی اور بدی کے درجے ہیں انہی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا۔

الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ

تمھارا رب بے پروا ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو تمھیں لے جائے ف۲۶۷ اور جسے چاہے تمھاری جگہ لا دے

مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿۱۳۳﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ

جیسے تمھیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا ف۲۶۸ بیشک جس کا تمھیں وعدہ

لَآتٍ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

دیا جاتا ہے ف۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے۔ تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ

إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ

میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے آخرت کا گھر

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَ

بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ان میں

الْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ

اسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱

فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ

تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے وہ ان کے

يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ

شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۲ اور یوں ہی بہت مشرکوں کی نگاہ میں

مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا

ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳ کہ انھیں ہلاک کریں اور ان کا

عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۷﴾

دین ان پر مشتبہ کر دیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انھیں چھوڑ دو وہ ہیں ان کے افترا

وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ

اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے

ف۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے ف۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا ف۲۶۹ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب ف۲۷۰ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لیے مقرر کرتے تھے وہ خاص ان پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں سے ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت و بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی

ف۲۷۱ یعنی بتوں کا۔

ف۲۷۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالق منعم کے عزت و جلال کی انھیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انھوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لیے حصہ مقرر کیا ویسا ہی بتوں کے لیے بھی کیا بیشک یہ بہت ہی برا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال ہے اس کے بعد ان کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے۔

ف۲۷۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انھوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے۔

ف۲۷۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے ان کو اغوا کر کے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انھیں دین اسماعیلی سے منحرف کرے۔

ف۲۷۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے کہ ف۲۷۶ ممنوع الانتفاع۔

ف۲۷۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنیوالے وغیرہ ف۲۷۸ جن کو بحیرہ، سائبہ، حامی، کہتے ہیں ف۲۷۹ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انھیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے ف۲۸۰ صرف انھیں کے لیے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو ف۲۸۱ مرد و عورت ف۲۸۲ شانِ نزول یہ آیت زمانہ جاہلیت کے ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کر دیا کرتے تھے ربیعہ و مضر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے۔

بِزَعۡمِهِمۡ وَاَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا وَاَنۡعَامٌ لَّا يَذۡكُرُوۡنَ اسۡمَ

خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے

اللّٰهِ عَلَيۡهَا افۡتِرَآءً عَلَيۡهِ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوۡا

ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انھیں بدلہ دیگا ان کے افتراؤں کا اور بولے جو

مَا فِىۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوۡرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى

ان مویشی کے پیٹ میں ہے وہ نرا ہمارے مردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر حرام

اَزۡوَاجِنَا ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ مَّيۡتَةً فَهُمۡ فِيۡهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ

ہے اور مرا ہوا نکلے تو وہ سب ف۲۸۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ

وَصۡفَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ

انھیں ان کی باتوں کا بدلہ دے گا بیشک وہ حکمت و علم والا ہے۔ بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ

سَفَهًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدۡ

جہالت سے ف۲۸۲ اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انھیں روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے

ضَلُّوۡا وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ

کو ف۲۸۴ بیشک وہ بہکے اور راہ نہ پائی ف۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھپے ہوئے

وَّغَيۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّالنَّخۡلَ وَالزَّرۡعَ مُخۡتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيۡتُوۡنَ

ف۲۸۶ اور کچھ بے چھپے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۲۸۷ اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ

اور انار کسی بات میں ملتے ف۲۸۸ اور کسی میں الگ ف۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے

وَاٰتُوۡا حَقَّهٗ يَوۡمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

اور اس کا حق دو جس دن کٹے ف۲۹۰ اور بے جا نہ خرچو ف۲۹۱ بیشک بیجا خرچنے والے اسے پسند نہیں

وَمِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَةً وَّفَرۡشًا ؕ كُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ف۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمھیں روزی دی اور

اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتّوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

ف۲۸۳ یعنی بحیرے سائبے حامی وغیرہ جو مذکور ہو چکے۔

ف۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کا یہ خیال اللہ پر افترا ہے۔

ف۲۸۵ حق و صواب کی۔

ف۲۸۶ یعنی ٹٹیوں پر قائم کیے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے

ف۲۸۷ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف

ف۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتّوں میں۔

ف۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔

ف۲۹۰ معنیٰ یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اسی وقت سے تمہارے لیے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔

مسئلہ لکڑی بانس گھانس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف عشر۔

ف۲۹۱ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اسراف کا ترجمہ بیجا خرچ کرنا فرمایا نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخل اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے زہری کا قول ہے کہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابو قبیس پہاڑ سونا ہو اور اس تمام کو راہ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف ف۲۹۲ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیے انھیں کھاؤ اور اہل جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ۔

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر

اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ

دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ف۲۹۳ کسی علم

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ

سے بتاؤ اگر تم سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے

اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ

میں لیے ہیں ف۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ف۲۹۵ تو اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ

بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ ف۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو

اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا

میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ف۲۹۷ مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا

مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

خون ف۲۹۸ یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا

بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾

نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا ف۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰۰

ف۲۹۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کیے نہ ان کی مادائیں حرام کیں نہ ان کی اولادیں تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی ان کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے اور ہوائے نفس کا اتباع کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی ف۲۹۴ اس آیت میں اہل جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا کرتے تھے جن کا ذکر اوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں حضور نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کر لیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع اٹھانے کے لیے پیدا کیے تم نے کہاں سے انھیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے مالک بن عوف یہ سن کر ساکت اور متحیر رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بولتا کیوں نہیں کہنے لگا آپ فرمائیے میں سنوں گا سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ وہ جو تخصیصیں قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعوٰی تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں ان سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کیے ہیں یا مادہ یا ان کے بچے یہ منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرتا تھا، کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے چنانچہ اگلے جملہ نے اس کو صاف کیا ہے

ف۲۹۵ جب یہ نہیں ہے اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افترائے خالص ہے۔

ف۲۹۶ ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں۔

ف۲۹۷ اس میں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ف۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ف۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مضطر ہو کر اس نے کچھ کھا لیا ف۳۰۰ اس پر مواخذہ نہ فرمائے گا۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور ف۳۰۱ اور گائے اور بکری کی چربی

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا

ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت

أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۱۴۶﴾

یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ف۳۰۲ اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ

پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے ف۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ

پر سے نہیں ٹالا جاتا ف۳۰۴ اب کہیں گے مشرک کہ ف۳۰۵ اللہ چاہتا تو نہ

اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ

ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ف۳۰۶ ایسا ہی ان سے اگلوں

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ

نے جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا ف۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا

علم ہے کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو نرے گمان کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے کرتے

تَخْرُصُونَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ

ہو ف۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ف۳۰۹ تو وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت

أَجْمَعِينَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ

فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اُسے حرام کیا

حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ

ف۳۱۰ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے

ف۳۰۱ جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بط اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں۔

ف۳۰۲ یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے۔ (التفسیر احمدی)۔

ف۳۰۳ مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انھیں ایمان لانے کا موقع ملے۔

ف۳۰۴ اپنے وقت پر آ ہی جاتا ہے۔

ف۳۰۵ یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی۔

ف۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے۔

ف۳۰۷ اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں۔ مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا۔

ف۳۰۸ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو۔

ف۳۰۹ کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں۔ راہ حق واضح کردی۔

ف۳۱۰ جسے تم اپنے لیے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے یہ گواہی اس لیے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی تراشیدہ بات ہے۔

ف۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباع ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔

الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ وَ ہُمۡ

پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب

بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمۡ عَلَیۡکُمۡ اَلَّا

کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۳۱۲ تم فرماؤ آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمھارے رب نے حرام کیا ف۳۱۳ یہ

تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ مِّنۡ

کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث

اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُکُمۡ وَ اِیَّاہُمۡ ۚ وَ لَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ

ہم تمھیں اور انھیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں

مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ

کھلی ہیں اور جو چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ف۳۱۷

ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ لَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ

یہ تمھیں حکم فرمایا ہے کہ تمھیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ

اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّہٗ ۚ وَ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ الۡمِیۡزَانَ

مگر بہت اچھے طریقہ سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف

بِالۡقِسۡطِ ۚ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ۚ وَ اِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَ لَوۡ کَانَ

کے ساتھ پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ

ذَا قُرۡبٰی ۚ وَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ اَوۡفُوۡا ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ لا

تمھارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمھیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو

وَ اَنَّ ہٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو ف۳۲۱

فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

کہ تمھیں اس راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمھیں حکم فرمایا کہ کہیں تمھیں پرہیزگاری ملے

ف۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں۔

ف۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔

ف۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انھوں نے تمھاری پرورش کی تمھارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمھاری ہر خطرے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

۱۸ ع ۶ ۵

ف۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ درگور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے۔ انھیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمھارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو۔

ف۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی للّٰہیت سے نہیں لوگوں کو دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کیلئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

ف۳۱۷ وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تینوں سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہے یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔

ف۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔

ف۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔

ف۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا۔

ف۳۲۱ جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت۔

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا
پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۲۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز
لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾
کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۲۲۳ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۲۲۴
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾
اور یہ برکت والی کتاب ف۲۲۵ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو
اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰی طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ
کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ف۲۲۶ اور ہمیں
كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا
ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۲۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے
الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰی مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۲۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل
وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ
اور ہدایت اور رحمت آئی ف۲۲۹ تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور
صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ
ان سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے عذاب
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۲۳۰ مگر یہ کہ
تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ
آئیں ان کے پاس فرشتے ف۲۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ف۲۳۲
یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ
جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو

ف۲۲۲ توریت۔
ف۲۲۳ یعنی بنی اسرائیل۔
ف۲۲۴ اور بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور دیدار الٰہی کی تصدیق کریں۔
ف۲۲۵ یعنی قرآن شریف جو کثیر الخیر اور کثیر النفع اور کثیر البرکۃ ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا۔
ف۲۲۶ یعنی یہود و نصاریٰ پر توریت اور انجیل۔
ف۲۲۷ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے اس عذر کو قطع فرما دیا۔
ف۲۲۸ کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے منتفع نہ ہوئے ہم ان کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا۔ چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔
ف۲۲۹ یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجت واضحہ اور بیان صاف اور ہدایت و رحمت ہے۔
ف۲۳۰ جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقاداتِ کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے۔ کیا انتظار باقی ہے۔
ف۲۳۱ ان کی ارواح قبض کرنے کے لیے۔
ف۲۳۲ قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا۔

تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ

پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۲۳۳ تم فرماؤ

انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ

رستہ دیکھو ف۲۳۴ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور

كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ

کئی گروہ ہو گئے ف۲۳۵ اے محبوب تمھیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے۔

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۲۳۶ جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا

اس جیسی دس ہیں ف۲۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى

اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بیشک مجھے میرے ربّ نے سیدھی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَ

راہ دکھائی ف۲۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ

مشرک نہ تھے ف۲۳۹ تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ

میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو ربّ سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی

اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا

حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں

وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۲۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے

ف۲۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی معنٰی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی ان کے عمل مقبول ہوں گے۔

ف۲۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔

ف۲۳۵ مثل یہود و نصارٰی کے حدیث شریف میں ہے یہود اکہتّر فرقے ہوگئے ان سے صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصارٰی بہتّر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری اُمّت تہتّر فرقے ہوجائے گی وہ سب کے سب ناری ہونگے سوائے ایک کے جو سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے

ف۲۳۶ اور آخرت میں انھیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہوجائیگا

ف۲۳۷ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالٰی جس کے لیے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہلِ سُنّت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے

ف۲۳۸ یعنی دینِ اسلام جو اللہ کو مقبول ہے۔

ف۲۳۹ اس میں کفّارِ قریش کا ردّ ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دینِ ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بُت پرست نہ تھے تو بُت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعوٰی کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے۔

ف۲۴۰ اوّلیّت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی اُمّت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل مخلوقات ہیں تو ضرور اوّل المسلمین ہوئے

ف۲۴۱ شانِ نزول کفّار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آیئے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو ربّ بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دوسرا اُٹھا سکے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اور کوئی بوجھ اٹھانیوالی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی ف۳۴۲ پھر تمھیں اپنے ربّ کی طرف پھرنا ہے ف۳۴۳

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

وہ تمھیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمھیں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

نائب کیا ف۳۴۴ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۳۴۵

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۡ ۖ

کہ تمھیں آزمائے ف۳۴۶ اس چیز میں جو تمھیں عطا کی. بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

لگتی اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّ سِتٌّ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ اعراف مکی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ دوسو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ ۚ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب ایک کتاب تمھاری طرف اتاری گئی تو تمھارا جی اس سے نہ رُکے ف۲ اس

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ

لیے کہ تم اس سے ڈرسناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا

تمھاری طرف تمھارے رب کے پاس سے اترا ف۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ

سمجھتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ف۴ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب

هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

وہ دوپہر کو سوتے تھے ف۵ تو اُن کے مُنہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی

ف۳۴۲ ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں ف۳۴۳ روزِ قیامت ف۳۴۴ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپکے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی اُمت آخر الامم ہے اس لیے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں۔

ف۳۴۵ شکل و صورت میں حسن و جمال میں رزق و مال میں علم و عقل میں قوت و کمال میں۔

ف۳۴۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و جلال پاکر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔

ف۱ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سوا پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اس سورت میں دوسو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حروف ہیں۔

ف۲ باین خیال کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس سے اعراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں۔

ف۳ یعنی قرآن شریف جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الآیہ یعنی جو کچھ رسول تمھارے پاس لائیں اُسے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

ف۴ اب حکم الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔

ف۵ معنٰی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انھیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسباب امن و راحت پر مغرور نہ ہوں۔ عذاب الٰہی جب آتا ہے تو دفعتہً آجاتا ہے۔

ف۶ عذاب آنے پر انھوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا ف۷ کہ انھوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی
ف۸ کہ انھوں نے اپنی امتوں کو ہمارے پیام پہنچائے اور ان امتوں نے انھیں کیا جواب دیا ف۹ رسولوں کو بھی ان کی امتوں کو بھی کہ انھوں نے دنیا میں کیا کیا ف۱۰ اس طرح کہ
اللہ عزّوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس میں ہر ایک پلہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے، ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

بولے کہ ہم ظالم تھے ف۶ تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے

لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

ف۷ اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ف۸ تو ضرور ہم ان کو بتادیں گے ف۹ اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب

غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ف۱۰ تو جن کے پلے بھاری ہوئے ف۱۱

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے ف۱۲ تو وہی ہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ

جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۳ اور بیشک

مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

ہم نے تمھیں زمین میں جماؤ دیا اور تمھارے لیے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ف۱۴ بہت ہی کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

شکر کرتے ہو ف۱۵ اور بیشک ہم نے تمھیں پیدا کیا پھر تمھارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ

فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا۔ جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۶ بولا میں اس سے

خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا

بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ف۱۷ فرمایا تو یہاں سے اُتر جا

فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل ف۱۸ تو ہے ذلت والوں میں ف۱۹

الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یاربّ کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں۔ یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔

ف۱۱ نیکیاں زیادہ ہوئیں۔

ف۱۲ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں۔

ف۱۳ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔

ف۱۴ اور اپنے فضل سے تمھیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم۔

ف۱۵ شکر کی حقیقت نعمت کا تصوّر اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔

ع ۸ ف۱۶ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کُنی کے لیے ہے اور اس لیے کہ شیطان کی معاندت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے۔

ف۱۷ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترفع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار حلم حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں۔ مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود ف۱۸ جنّت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے۔ منکر و سرکش کی نہیں ف۱۹ کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبّر والے کا انجام ہے۔

قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ⑭ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ⑮

بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے ف۲۰

قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ⑯

بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھونگا

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ

ف۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤنگا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے

وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ⑰ قَالَ اخْرُجْ

اور ان کے بائیں سے ف۲۲ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیگا ف۲۳ فرمایا یہاں سے نکل

مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ

جا رد کیا گیا راندہ ہوا ضرور جو ان میں سے تیرے کہے پر چلا میں تم سب سے جہنم

مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ⑱ وَ یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا

بھر دوں گا ف۲۴ اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا ف۲۵ جنت میں رہو تو اس

مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں

الظّٰلِمِیْنَ ⑲ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَا وٗرِیَ

میں ہو گے پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ

ف۲۶ جو ان سے چھپی تھیں ف۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ

الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ⑳ وَ

سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور

قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ㉑ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا

ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں تو اتار لایا انھیں فریب سے ف۲۹ پھر جب

ف۲۰ اور مدت اس مہلت کی سورۂ حجر میں بیان فرمائی گئی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اور یہ وقت نفخۂ اولیٰ ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔

ف۲۱ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انھیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں۔

ف۲۲ یعنی چاروں طرف سے انھیں گھیر کر راہ راست سے روکوں گا۔

ف۲۳ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور بتلائے شہوات و قبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لیے اُسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکائے گا اور انھیں فریب دے کر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے روک دیگا

ف۲۴ تجھ کو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدمؑ کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے۔

ف۲۵ یعنی حضرت حواؑ۔

ف۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ بدن کا وہ حصہ جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔

ف۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا۔

ف۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔

ف۲۹ معنیٰ یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لیے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

انھوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ف۳۰ اور اپنے بدن پر جنّت کے

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا

پتّے چپٹانے لگے اور انھیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمھیں اس پیڑ سے منع

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا

نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے دونوں نے

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي

والوں میں ہوئے فرمایا اترو ف۳۱ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور تمھیں زمین

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ

میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا! اسی میں جیو گے اور

فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

اسی میں مروگے اور اسی میں اُٹھائے جاؤگے ف۳۲ اے آدمؑ کی اولاد بیشک ہم نے تمھاری

لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ

طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمھاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمھاری آرائش ہو ف۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس وہ

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

سب سے بھلا ف۳۴ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ اے آدمؑ کی اولاد ف۳۵ خبردار تمھیں شیطان فتنہ

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

میں نہ ڈالے جیسا تمھارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ

انھیں نظر پڑیں بیشک وہ اور اس کا کنبہ تمھیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انھیں نہیں دیکھتے ف۳۶

ف۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے۔ اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انھیں اس کی حاجت پیش آئی تھی۔

ف۳۱ اے آدمؑ و حوّاؑ مع اپنی ذرّیت کے جو تم میں ہے

ف۳۲ روزِ قیامت حساب کے لیے ف۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے۔

ف۳۴ پرہیزگاری کا لباس ایمان حیا نیک خصلتیں نیک عمل ہیں یہ بیشک لباس زینت سے افضل و بہتر ہیں

ف۳۵ شیطان کی کیّادی اور حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو تنبیہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغوا اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ ان کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔

ف۳۶ اللہ تعالیٰ نے جنّوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنّوں کو دیکھ سکیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر جاتا ہے۔ حضرت ذوالنّونؒ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمھیں دیکھتا ہے۔ تم اُسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اُسے نہ دیکھ سکے۔ یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ

بیحیائی کریں ۳۷ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ۳۸ تو فرماؤ

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمھیں خبر نہیں

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا

اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمھارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ۳۹

هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

ایک فرقے کو راہ دکھائی ۴۰ اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی ۴۱ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ

والی بنایا ۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں اے آدم کی

اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ ۴۳ اور کھاؤ اور پیو ۴۴ اور حد سے نہ بڑھو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ

بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس

اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ۴۵ اور پاک رزق ۴۶ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لیے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انھیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں ۴۷

ف۳۷ اور کوئی قبیح فعل یا گناہ اُن سے صادر ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے تھے عطاء کا قول ہے کہ بیحیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفّار کی ایسی بے حیائی کے کاموں پر ان کی مذمت کی گئی تو اس پر انھوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے ف۳۸ کفّار نے اپنے افعالِ قبیحہ کے دو عذر بیان کیے ایک تو یہ کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا ان کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحبِ عقل کے نزدیک جائز نہیں تقلید کی جاتی ہے اہلِ علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افتراء و بہتان تھا۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ردّ فرماتا ہے۔

ف۳۹ یعنی جیسے اس نے تمھیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعدِ موت زندہ فرمائے گا یہ اخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات و عبادات کو اس کے لیے خالص کرنا ضروری ہے۔

ف۴۰ ایمان و معرفت کی اور انھیں طاعت و عبادت کی توفیق دی۔ ف۴۱ وہ کفّار ہیں۔

ف۴۲ ان کی اطاعت کی اور ان کے کہے پر چلے ان کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا۔

ف۴۳ یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے مسئلہ اور سُنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لیے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر طہارت واجب ہے۔ شانِ نزول مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے۔

ف۴۴ شانِ نزول کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانۂ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انھیں دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پروا نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچتا رہ مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیلِ حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیلِ مستقل سے ثابت ہو ف۴۵ خواہ لباس ہو یا اور سامانِ زینت ف۴۶ اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارھویں میلاد شریف بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کے شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے ف۴۷ جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں۔

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

علم والوں کے لیے ف۴۸ تم فرماؤ میرے ربّ نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو ان میں

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا

کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ ف۵۱ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

نہ پیچھے ہو نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ

اور نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

وہ دوزخی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ

جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انھیں ان کے نصیب کا لکھا

مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَيْنَ مَا

پہنچے گا ف۵۶ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى

ان سے کہتے ہیں کہاں ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۵۸ اور اپنی جانوں پر

ف۴۸ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ واحد لا شریک لہٗ ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے

ف۴۹ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے اُن سے جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا اور وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں بے حیائیں میں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی۔

ف۵۰ حرام کیا۔

ف۵۱ حرام کیا۔

ف۵۲ وقت معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے۔

ف۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سیّد عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لیے ہے۔

ف۵۴ ممنوعات سے بچے۔

ف۵۵ طاعات و عبادات بجالائے۔

ف۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لیے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی۔

ف۵۷ ملک الموت اور ان کے اعوان ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

ف۵۸ ان کا کہیں نام و نشان ہی نہیں۔

اَنۡفُسِہِمۡ اَنَّہُمۡ کَانُوۡا کٰفِرِیۡنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادۡخُلُوۡا فِیۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ

آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ ان سے ف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور

مِنۡ قَبۡلِکُمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ فِی النَّارِ ؕ کُلَّمَا دَخَلَتۡ اُمَّۃٌ

جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں گئیں انھیں میں جاؤ جب ایک گروہ ف۶۰

لَّعَنَتۡ اُخۡتَہَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَکُوۡا فِیۡہَا جَمِیۡعًا ۙ قَالَتۡ اُخۡرٰىہُمۡ

داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۶۱ یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے

لِاُوۡلٰىہُمۡ رَبَّنَا ہٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِہِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ

ف۶۲ اے رب ہمارے انھوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انھیں آگ کا دونا عذاب دے

قَالَ لِکُلٍّ ضِعۡفٌ وَّ لٰکِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتۡ اُوۡلٰىہُمۡ لِاُخۡرٰىہُمۡ

فرمائے گا سب کو دونا ہے ف۶۳ مگر تمھیں خبر نہیں ف۶۴ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم

فَمَا کَانَ لَکُمۡ عَلَیۡنَا مِنۡ فَضۡلٍ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡسِبُوۡنَ ﴿۳۹﴾ ع

کچھ ہم سے اچھے نہ رہے ف۶۵ تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کیے کا ف۶۶

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ اسۡتَکۡبَرُوۡا عَنۡہَا لَا تُفَتَّحُ لَہُمۡ اَبۡوَابُ

وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے

السَّمَآءِ وَ لَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ ؕ

جائیں گے ف۶۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ف۶۸

وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾ لَہُمۡ مِّنۡ جَہَنَّمَ مِہَادٌ وَّ مِنۡ

اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف۶۹ انھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ف۷۰

فَوۡقِہِمۡ غَوَاشٍ ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۱﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَاۤ ۫ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ

اچھے کام کیے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں طاقت بھر

ف۵۹ ان کافروں سے روزِ قیامت۔ ف۶۰ دوزخ میں۔

ف۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مُشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر۔

ف۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالےٰ سے کہیں گے۔

ف۶۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہُوئے اور انھوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے۔

ف۶۴ کہ تم میں سے ہر فریق کے لیے کیسا عذاب ہے۔

ف۶۵ کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں۔

ف۶۶ کُفر کا اور اعمالِ خبیثہ کا۔

ف۶۷ نہ ان کے اعمال کے لیے نہ اُن کی ارواح کے لیے کیونکہ ان کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفّار کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لیے کھولے جاتے ہیں ابن جریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لیے کھولے جائیں نہ ارواح کے لیے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جاسکتا ہے نہ بعد موت رُوح اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

ف۶۸ اور یہ محال تو کفار کا جنّت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہُوا کہ کفّار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے۔

ف۶۹ مجرمین سے یہاں کفّار مراد ہیں۔ کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب اور اُن سے تکبر کرنے کا بیان ہوچکا ہے۔

ف۷۰ یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انھیں گھیرے ہُوئے ہے۔

لے جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ فرمایا حضرت علی مرتضیٰؓ کے اس ارشاد نے رفض کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا۔ مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت ف۴۳ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذاب جہنم سے محفوظ کیا۔

ف۴۴ اور جو انھوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لیے کمال لطف و کرم تھا۔

ف۴۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہونگے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمھارے لیے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمھارے لیے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے تمھارے لیے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی۔

ف۴۶ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔ ف۴۷ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔

ف۴۸ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں

ف۴۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دینِ الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈال دیں ف۵۰ جس کو اعراف کہتے ہیں۔

ف۵۱ یہ کس طبقہ کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انھیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کیے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے۔ اعراف میں صلحاء فقہاء علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لیے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کیے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبہ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقص نہیں ہے اس لیے یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جداگانہ ہو ف۵۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں۔ جنتیوں کے چہرہ سفید اور تر و تازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی ان کی علامتیں ہیں ف۵۳ اعراف والے ابھی تک ف۵۴ اعراف والوں کی۔

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

انھیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ

غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا

لیے ف۴۲ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ف۴۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں

لِهٰذَا ۟ قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ

اس کی راہ دکھائی ف۴۴ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بیشک ہمارے رب کے رسول

رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ

حق لائے ف۴۶ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمھیں میراث ملی ف۴۵ صلہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰىٓ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ف۴۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمھارے رب نے

حَقًّا ۗ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

ف۴۷ سچا وعدہ تمھیں دیا تھا بولے ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ لا الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

پر جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ف۴۸ اور اس میں کجی چاہتے ہیں ف۴۹

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ م وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۵۰ اور اعراف پر

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

کچھ مرد ہونگے ف۵۱ کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ف۵۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ قف لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

سلام تم پر یہ ف۵۳ جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ف۵۴

26

أَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ أَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ

ساتھ نہ کر اور اعراف والے کچھ مردوں کو ف۸۵ پکاریں گے جنھیں ان کی پیشانی سے پہچانتے

بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

ہیں کہیں گے تمھیں کیا کام آیا تمھارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ف۸۶

أَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

کیا یہ ہیں وہ لوگ ف۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کریگا ف۸۸ ان سے تو کہا گیا

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ

کہ جنت میں جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے

الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا

کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمھیں دیا ف۸۹ کہیں گے

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا ف۹۰

وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ

اور دنیا کی زیست نے انھیں فریب دیا ف۹۱ تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا انھوں نے اس دن

يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اور بیشک ہم ان کے پاس

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

ایک کتاب لائے ف۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لیے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا تَأْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَأْتِيْ تَأْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا ف۹۳ بول اٹھیں گے

ع ۸ ۱۲ ۵

ف۸۵ کفار میں سے

ف۸۶ اور اہلِ اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے کفار سے کہیں گے۔

ف۸۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور

ف۸۸ اب دیکھ لو جنّت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔

ف۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اعراف والے جنّت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامنگیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب جنّت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انھیں دیکھیں ان سے بات کریں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنّت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہلِ جنّت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہونگے صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمھیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو اس پر اہلِ جنّت۔

ف۹۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انھیں دعوت دی گئی تمسخر کرنے لگے

ف۹۱ اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے۔

ف۹۲ قرآن شریف۔

ف۹۳ اور وہ روزِ قیامت ہے۔

نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ

وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے ف۹۴ کہ بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں

شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ

کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف کریں ف۹۵ بیشک

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ

انھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے ف۹۶ بیشک تمھارا

اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین ف۹۷ چھ دن میں بنائے ف۹۸ پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ

استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۹۹ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ

سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا

والا ہے اللہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بیشک حد سے بڑھنے

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ ۚ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

والے اسے پسند نہیں ف۱۰۰ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۱۰۱ اس کے سنورنے کے بعد ف۱۰۲

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بیشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى

اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ

اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ

جب اٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اتارا

ف۹۴ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے ف۹۵ یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ انھیں شفاعت میسّر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے ف۹۶ اور جھوٹ بکتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں انھیں معلوم ہو گیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے۔

ف۹۷ مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ۔

ف۹۸ چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرما تا لیکن اتنے عرصہ میں ان کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔

ع ۶ / ۱۳

ف۹۹ یہ استوار متشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استوار معلوم ہے اور اسکی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یا اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ آفرینش کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا واللہ اعلم باسرار کتابہٖ۔

ف۱۰۰ دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخل عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اعتقاد کرتا ہے اسی لیے حدیث شریف میں وارد ہوا اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے اور ادب دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے۔ مسئلہ اس میں علمار کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفار بعض کہتے ہیں کہ اخفار افضل ہے کیونکہ وہ ریار سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریار کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لیے اخفار افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشۂ ریار نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا ظاہر کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفار افضل ہے دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے ف۱۰۱ کفر و معصیت و ظلم کر کے ف۱۰۲ انبیار کے تشریف لانے حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل قائم فرمانے کے بعد ف۱۰۳ بارش کا اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے ف۱۰۴ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا۔

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ

پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ

نصیحت مانو اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور جو خراب

خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۰۸ ان کیلئے

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

جو احسان مانیں بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱ بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے

عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰٮكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

اس کی قوم کے سردار بولے بیشک ہم تمھیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ف۱۱۲

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

تمھیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمھارا بھلا چاہتا اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمھیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ

کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمھیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو تو انھوں نے اسے ف۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

اسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا

ف۱۰۵ یعنی جس طرح وہ مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو قبروں سے زندہ کرکے اٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تروتازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُس سے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل سلیم الحواس کو مُردوں کو زندہ کیئے جانے میں کچھ تردّد باقی نہیں رہتا۔

ف۱۰۶ یہ مومن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب مؤمن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے۔

ف۱۰۷ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین میں بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے منتفع نہیں ہوتا۔

ف۱۰۸ جو توحید وایمان پر حجت وبرہان ہیں۔

ف۱۰۹ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک ہے وہ متوشلخ کے وہ اخنوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اخنوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے آیاتِ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت وغرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائل قاطعہ قائم کیے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور انکے ان معاملات کا جو انھیں امتوں کے ساتھ پیش آئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلّی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبول حق سے اعراض نہیں کیا بلکہ پہلی امتیں بھی اعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دُنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذابِ عظیم ہے اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضب الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کریگا اس کا بھی یہی انجام ہوگا انبیاء کے ان تذکروں میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے مُلک میں جہاں اہل کتاب کے عُلماء بکثرت موجود تھے اور سرگرم مخالفت بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضورؐ کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہل کتاب کا ساکت وحیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبی برحق ہیں اور پروردگار عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیئے ہیں ف۱۱۰ وہی مستحق عبادت ہے ف۱۱۱ تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۱۲ روز قیامت کا یا روز طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہ راست پر نہ آؤ ف۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو ف۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۱۱۵ ان پر ایمان لائے اور۔

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ﴿٦٤﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ

بیشک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸ کہا

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَأُ

اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمھیں ڈر نہیں ف۱۱۹ اس کی قوم کے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا

سردار بولے بیشک ہم تمھیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم

لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ

تمھیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بیوقوفی سے کیا علاقہ

وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَ

میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں تمھیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور

أَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿٦٨﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ

تمھارا معتمد خیر خواہ ہوں ف۱۲۱ اور کیا تمھیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی

عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن

طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمھیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمھیں

بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ

قوم نوح کا جانشین کیا ف۱۲۲ اور تمھارے بدن کا پھیلاؤ بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴

اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَ

کہ کہیں تمھارا بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو ف۱۲۵ کہ ہم ایک

نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ

اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انھیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے

الصَّادِقِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَ

ہو اگر سچے ہو کہا ف۱۲۸ ضرور تم پر تمھارے رب کا عذاب اور غضب

ف۱۱۶ جسے حق نظر نہ آتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان کے دل اندھے تھے نورِ معرفت سے ان کو بہرہ نہ تھا۔

ع ۶ ۱۵ ۸

ف۱۱۷ یہاں عادِ اولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عادِ ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اُسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل)

ف۱۱۸ ہود علیہ السلام نے۔

ف۱۱۹ اللہ کے عذاب کا۔

ف۱۲۰ یعنی رسالت کے دعوٰی میں سچا نہیں جانتے۔

ف۱۲۱ کفار کا حضرت ہُود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمھیں بیوقوف سمجھتے ہیں جھُوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انھیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شانِ حلم سے جو جواب دیا اس میں شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دُنیا کو سبق ملتا ہے کہ سُفہا اور بدخصال لوگوں سے اس طرح مخاطبہ کرنا چاہیئے معہذا آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی وامانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

ف۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے۔

ف۱۲۳ اور بہت زیادہ قوت و طول قامت عنایت کیا

ف۱۲۴ اور ایسے منعم پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجالا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو

ف۱۲۵ یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے۔ ف۱۲۶ بُت

ف۱۲۷ وہ عذاب ف۱۲۸ حضرت ہود علیہ السلام نے

ف۱۲۹ اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہو گیا ف۱۳۰ اور انھیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور الوہیت کے معنی سے قطعاً خالی و عاری ہیں ف۱۳۱ عذاب الٰہی کا ف۱۳۲ جو ان کے متبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف۱۳۳ اس عذاب سے جو قوم ہود پر اُترا ف۱۳۴ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ف۱۳۵ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی جو عمان و حضر موت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انھوں نے زمین کو فسق سے بھر دیا تھا اور دُنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے زور و قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بت پرست تھے ان کے ایک بت کا نام صدا، ایک کا صمود ایک کا ہبا۔ تھا اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

پڑ گیا ف۱۲۹ کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ

ف۱۳۰ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اُتاری تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا

الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا

ہوں تو ہم نے اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو ف۱۳۲ اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات

دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ

دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ف۱۳۴ ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود

غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ

نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ف۱۳۷ روشن دلیل آئی ف۱۳۸ یہ اللہ کا ناقہ

اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

ہے ف۱۳۹ تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بُرائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ف۱۴۰

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ

کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔ اور یاد کرو ف۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین کیا اور ملک میں

فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ

جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ف۱۴۲ اور پہاڑوں میں مکان تراشتے

الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾

ہو ف۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۴۴ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا

اس کی قوم کے تکبر والے کمزور مسلمانوں سے بولے

آپ نے انھیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور آور کون ہے چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثد بن سعد بن عفیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت عاد علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ انھیں گمان ہے کہ وہ دُنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب ان کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اسکے دفع کی دُعا کرتے تھے اسی لیے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم ابن ہزال اور مرثد بن سعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار معاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننھیال قوم عاد میں تھا اسی علاقہ سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انھوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتار بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لیے اس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قوم عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں اب انھیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کریں اس وقت مرثد ابن اسعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دُعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہو گی اور اس وقت مرثد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللہ تعالیٰ نے تین ابر بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا آئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کے لیے ان میں سے ایک ابر اختیار کر اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا بایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرف چلا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لیے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرت الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنھوں نے ان کی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے اس لیے وہ سلامت رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے ف۱۳۶ جو حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے ف۱۳۷ میرے صدق نبوت پر ف۱۳۸ جس کا بیان یہ ہے کہ ف۱۳۹ جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خلقت تدریجاً تکمیل کو پہنچی بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعۃً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر

وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش وحیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت کی زبردست حجتیں ہیں۔

لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۵ متکبّر بولے جس پر

اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ

تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے پس ف۱۴۶ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے

اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ ف۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو

الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ

اگر تم رسول ہو تو انھیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ

جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

گئے تو صالح نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بیشک میں نے تمھیں اپنے رب کی

رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا

رسالت پہنچا دی اور تمھارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی ہی نہیں اور لوط کو بھیجا

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

ف۱۴۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بیحیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے

مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو ف۱۵۰ عورتیں چھوڑ

النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۵۱ اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی

قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

کہنا کہ ان ف۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ف۱۵۳

ف۱۴۰ نہ مارو نہ ہکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا۔

ف۱۴۱ اے قوم ثمود ف۱۴۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لیے۔

ف۱۴۳ موسم سرما کے لیے ف۱۴۴ اور اس کا شکر بجالاؤ۔

ف۱۴۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں ان کی رسالت کو مانتے ہیں

ف۱۴۶ قوم ثمود نے ف۱۴۷ وہ عذاب۔

ف۱۴۸ جبکہ انھوں نے سرکشی کی منقول ہے کہ ان لوگوں نے چہار شنبہ کو ناقہ کی کوچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمھارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یک شنبہ کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔

ف۱۴۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور فعل بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے۔

ف۱۵۰ یعنی ان کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو۔

ف۱۵۱ کہ حلال چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لیے دی گئی ہے اور عورتیں محل شہوت و موضع نسل بنائی گئی ہیں کہ ان سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انھوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے علمائے سیر و اخبار کا بیان ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خطہ اس کا مثل نہ تھا اس لیے جا بجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انھیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بدفعلی کرو اس طرح یہ فعل بد انھوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا ف۱۵۲ یعنی حضرت لوطؑ اور ان کے متبعین ف۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابل مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انھوں نے اس صفت مدح کو عیب قرار دیا۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا

تو ہم نے اُسے ف۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانیوالوں میں ہوئی ف۱۵۵ اور ہم نے ان

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِلٰى

پر ایک مینہ برسایا ف۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا ف۱۵۷ اور مدین

مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

کی طرف ان کی برادری سے شعیبؑ کو بھیجا ف۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو ناپ اور

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى

تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں انتظام

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انھیں

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

روکو ف۱۶۱ جو اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے۔

فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ

اس نے تمھیں بڑھا دیا ف۱۶۲ اور دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں

طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ف۱۶۴

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے ف۱۶۶

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

ف۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو۔

ف۱۵۵ وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی۔

ف۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے ایک یہ قول ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے۔ اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کیئے گئے۔

ف۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا۔ اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی۔

ف۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے۔

ف۱۵۹ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے معجزہ مراد ہے۔

ف۱۶۰ ان کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے پورے ادا کرو۔

ف۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لیے سد راہ ہو۔

ف۱۶۲ تمھاری تعداد زیادہ کر دی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔

ف۱۶۳ بہ نگاہ عبرت پچھلی امتوں کے احوال اور گزرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مآل اور سوچو۔

ف۱۶۴ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کر کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا۔

ف۱۶۵ کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انھیں عذاب دے۔

ف۱۶۶ کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے۔